www.KitaboSunnat.com

ہے۔ قرآنِ کریم ہے ﴿فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ……﴾ یعنی تین طلاقوں کے بعد مطلقہ عورت طلاق دینے والے کے لئے حلال نہیں، تا آنکہ وہ اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کرے۔ پھر اگر وہ طلاق دے دے تو یہ ایک دوسرے سے رجوع کرلیں تو گناہ نہیں۔ (البقرہ:۲۳۰)

یہاں قرآنِ مجید شرعی طلاق کے آداب وحدود بیان کر رہا ہے اور جب شرعی طریقے پر وہ تین ہو جائیں تو پھر شرعی آداب سے عورت کسی مرد سے نکاح کرلے اور کسی ناچاقی کی وجہ سے شرعی طریقہ پر طلاق ہو جائے یا وہ عورت بیوہ ہو جائے تو وہ عورت پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔ حلال ہو جانے کے لفظ کو 'حلالہ' کی اصطلاح قرار دینا انتہائی زیادتی ہے۔ یہ اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص قرآن مجید میں اشتراک کے لفظ سے اشتراکیت ثابت کرنے لگے۔ حلالہ ایک مخصوص اصطلاح ہے یعنی حلالہ مروّجہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک رات کے لئے کسی قابل اعتماد شخص کو جنسی فعل (بدکاری) پر تیار کیا جاتا ہے اور اسے نکاح کا نام دیا جاتا ہے، اور پھر اسے طلاق دے دینے پر مجبور کرتے ہیں تاکہ وہ دوبارہ پہلے خاوند سے نکاح کرلے۔ یہ حلالۂ مروّجہ قرآن میں کہاں ہے؟ جس کی بابت دیدہ دلیری سے دعویٰ کیا جارہا ہے کہ وہ تو قرآن سے ثابت ہے۔

اگر یہ حلالہ قرآن سے ثابت ہوتا تو نبی کریم ﷺ حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت کیوں فرماتے؟ جبکہ آپؐ نے دونوں پر لعنت فرمائی ہے اور حلالہ نکالنے والے شخص کو مانگا ہوا سانڈ بتلایا ہے۔ اسی طرح حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں اعلان فرمایا تھا کہ جو شخص حلالہ کرے گا، میں اسے رجم کی سزا دوں گا۔ کیا حضرت عمرؓ نے ایسے شخص کو سزائے رجم دینے کا اعلان کیا تھا جو قرآن سے ثابت فعل کا ارتکاب کرنے والا تھا؟

فقہی جمود میں مبتلا ان علماء حضرات سے پوچھا جاسکتا ہے کہ مذکورہ آیتِ قرآنی کا علم کیا نبی ﷺ اور حضرت عمر فاروقؓ کو نہیں تھا کہ انہوں نے حلالہ کو لعنتی فعل اور قابل رجم جرم گردانا؟

چند سال قبل سندھ ہائیکورٹ کے جسٹس محمد شفیع محمدی نے حلالہ کی حرمت کا فیصلہ دیا تھا اور اس کا ارتکاب کرنے والے کے لئے سخت سزا کی سفارش بھی کی تھی، جسٹس صاحب کا مذکورہ فیصلہ قرآن وحدیث اور اِجماعِ اُمت کے عین مطابق ہے۔ علماء کو اس میں مین میکھ نکال کر اسے سبوتاژ کرنے کی مذموم سعی نہیں کرنی چاہئے۔ محض گھر آباد کرنے کی نیت سے زناکاری اور بے غیرتی کا جواز تسلیم نہیں کیا جاسکتا، نہ اسے ثواب ہی گردانا جاسکتا ہے۔ علماء کو اس جہالت کا، جس کی وجہ سے گھر اُجڑتے ہیں، کوئی معقول حل سوچنا چاہئے اور لوگوں کو سختی سے سمجھانا چاہئے کہ بیک وقت تین طلاقیں دینا حرام اور سخت ممنوع ہے۔

طلاق کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ حالتِ طہر میں صرف ایک طلاق دی جائے۔ غصے میں بھی ایک ہی طلاق دی جائے۔ کاغذات اور تحریر میں بھی ایک طلاق لکھی جائے تاکہ صلح اور رجوع کی گنجائش موجود رہے، نہ کہ لوگوں کی جہالت اور غلط رویے کی وجہ سے حرام فعل کو جائز بلکہ ثواب کا باعث قرار دے لیا جائے۔ یہ تو شریعت سازی ہے جس کا کوئی حق علماء کو حاصل نہیں ہے!! (جواب از حافظ صلاح الدین یوسف)

☆سوال: جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ نے ان کو قرآنِ پاک میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

(۱) ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ:۴۴)

(۲) ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُوْنَ﴾ (سورۃ المائدۃ:۴۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ